❁❁❁ تقریر ❁❁❁

لجنہ اماء اللہ اور خواتین کی بااختیاری

پیاری عزیز بہنو! میری گزارشات کا موضوع ہے۔ **لجنہ اماء اللہ اور خواتین کی بااختیاری**

میں نے جب اس موضوع پر غور کیا تو پہلا خیال مجھے یہ آیا کہ عورت کو بااختیار اسلام نے بنایا۔ اسلام سے پہلے عورت کبھی بااختیار نہیں تھی۔ عورت کس قدر بے وقعت تھی اس کا نقشہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا نے کچھ ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ

کیا تیری قدر و قیمت تھی؟ کچھ سوچ! تری کیا عزت تھی
تھا موت سے بدتر وہ جینا قسمت سے اگر بچ جاتی تھی
عورت ہونا تھی سخت خطا ، تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا تا مرگ سزائیں پاتی تھی
گویا تُو کنکر پتھر تھی احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر! ترکہ میں بانٹی جاتی تھی

ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے نہ صرف خواتین کو عزت دلوائی بلکہ ایک خاتون کے متعلق ہی جو آپ کی زوجہ محترمہ تھیں فرمایا "آدھا دین عائشہ سے سیکھو۔"

حضرت عائشہؓ کے علم کی دوسری عورتوں کے علم پر فضیلت کے بارے میں فرمایا:
"اگر امت کی عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو عائشہؓ کا علم ان تمام عورتوں سے بڑھ جائے۔"

حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں:
"میں نے حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر علم قرآن رکھنے والا، حلال حرام کا عالم، علمِ فقہ، شعر و ادب، طب کا ماہر، تاریخ عرب اور علم الانساب کا عالم کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک دن مقرر کیا ہوا تھا۔ حدیث مبارکہ ہے کہ:
"ایک مرتبہ عورتوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا مرد ہم سے فوقیت لے گئے ہیں ہمارے لیے کوئی خاص دن مقرر فرمائیں آپ ﷺ نے ان کے لیے ایک دن مقرر کر لیا اور انہیں شریعت کے احکام بتاتے اور ان کے سوالوں کے جواب دیتے۔"

(صحیح بخاری کتاب العلم باب 12)

پھر جیسے جیسے زمانہ آنحضرت ﷺ سے دور ہوتا گیا ویسے ویسے جاہلیت کے خیالات بھی زور پکڑتے گئے اور خواتین کی ترقی کی راہیں دوبارہ مسدود ہوتی چلی گئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت جہاں اسلام کے احیاءِ نو کی نوید بن کر آئی وہاں طبقہ نسواں کے لئے پیام بہار بھی بنی۔

میری عزیز بہنو! آئیں! گزشتہ ایک صدی کا جو سفر لجنہ اماء اللہ نے کیا اس کی چشم تصور میں کچھ جھلکیاں آپ کو بھی دکھاؤں۔ آئیں! اب ہم مل کر سفر کریں اور دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کی بدولت ہم خواتین کس قدر با اختیار بنیں۔

پہلا منظر ایک ریلوے اسٹیشن کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ساتھ گاڑی کے انتظار میں پلیٹ فارم پر ٹہل رہے ہیں۔ اصحاب بھی قریب ہی موجود ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت مولوی عبد الکریمؓ جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی خود حضرت صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ حضور! لوگ بہت ہیں بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں حضرت صاحب نے فرمایا۔ جاؤ! جی میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ حضورؑ نے فرمایا۔ لوگ یہی کہیں گے کہ مرزا اپنی اہلیہ کے ساتھ ٹہل رہا تھا۔

میری بہنو! دوسرا منظر بھی ایک صحابی کا ہے جو کچھ مزاج کی تیزی میں اپنی زوجہ کو کچھ کہہ دیتے ہیں۔ پھر اس کا ذکر اپنے ایک دوست سے کرتے ہیں۔ وہ دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں۔ وہ مشورہ دیتے ہیں کہ بھائی! اپنی زوجہ سے صلح کر لو کیونکہ آج کل ملکہ کا راج ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام خانگی معاملات میں حضرت اماں جان کی بہت مانتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف خود ہمیشہ حضرت اماں جانؓ سے نہایت محبت کا سلوک رکھا بلکہ ہمیشہ اپنے اصحاب سے بھی یہی تقاضہ کیا کہ وہ بھی اپنے اہل سے محبت کا سلوک رکھیں۔ ہم جو سو سال پہلے کسی شمار میں نہ تھیں انہیں گھر کی ملکہ بنایا۔ نہ صرف اپنے عمل سے بلکہ یہی وعظ و نصیحت اپنے ارادتمندوں کو بھی کی۔

بیوی کے ساتھ تعلق کا ذکر کرتے ہوئے بطور نصیحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :
"ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا اور یہ در حقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکریہ ہے کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔"
(سیرت مسیح موعود علیہ السلام از عبد الکریم سیالکوٹیؓ صفحہ 18)

ایک منظر وہ ہے جب ایک مخلص صحابیہ حضرت ام طاہرؓ کی والدہ بیگم حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہؓ نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کیا:
حضور! مرد تو آپ کی تقریر بھی سنتے ہیں اور درس بھی مگر ہم مستورات اس فیض سے محروم ہیں ہم پر کچھ رحمت ہونی چاہیے کیونکہ اس غرض کے لیے آتے ہیں کہ فیض حاصل کریں۔
حضور بہت خوش ہوئے اور فرمایا:
"جو سچے طلبگار ہیں ان کی خدمت کے لیے ہم ہمیشہ ہی تیار ہیں۔ ہمارا یہی کام ہے کہ ہم ان کی خدمت کریں۔"
اس سے پہلے حضور نے کبھی عورتوں میں تقریر یا درس نہیں دیا تھا مگر ان کی التجا اور شوق کو پورا کرنے کے لیے عورتوں کو جمع کر کے روزانہ تقریر شروع فرمادی۔
(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ 882)

گویا مردوں کو یہ باور کروایا گیا کہ خواتین بھی معاشرے کا اہم جز ہیں۔ ان کی روحانی تربیت ایک لازم امر ہے۔

سامعات! ایک منظر وہ ہے کہ سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت ہے۔ خدا اس کام میں مدد کے لئے جن کو چنتا ہے وہ ایک ملکہ اور دو شہزادیاں ہیں۔ یعنی حضرت اماں جانؓ، حضرت ام ناصرؓ اور حضرت دختر محمود۔
یہ بھی ایک خدائی تصرف ہے کہ سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو طبقہ نسواں کی امداد سے پورا فرمایا۔

ایک منظر میں ایک تیرہ سال کی بچی ہے جس کے سر سے والد محترم کا سایہ اٹھ گیا۔ والد بھی وہ جو نہ صرف ایک شفیق باپ تھا بلکہ پہلا خلیفۃ المسیح بھی تھا۔ والد کی وفات کے اگلے دن وہ نومنتخب خلیفہ کو ایک خط لکھتی ہے۔
”گزارش ہے کہ میرے والد صاحب نے مرنے سے دو دن پہلے مجھے فرمایا کہ ہم تمھیں چند نصیحتیں کرتے ہیں۔ میں نے کہا فرمائیں میں ان شاء اللہ عمل کروں گی تو فرمایا بہت کوشش کرنا کہ قرآن آجائے اور لوگوں کو بھی پہنچے۔ میرے بعد اگر میاں صاحب خلیفہ ہوں تو ان کو میری طرف سے کہہ دینا کہ عورتوں کا درس جاری رہے اور میں امیدوار ہوں آپ قبول فرمائیں گے۔ میری بھی خواہش ہے اور کئی عورتوں اور لڑکیوں کی بھی خواہش ہے کہ میاں صاحب درس کرائیں۔ آپ برائے مہربانی درس صبح ہی شروع کرا دیں میں آپ کی نہایت مشکور رہوں گی۔“

کیا یہ عام بات ہے کہ کوئی ایسے خلیفۃ المسیح کو لکھ سکے؟ پھر نتیجہ کیا ہوا؟ نتیجہ یہ کہ عورتوں میں درس جاری ہو گیا۔

پھر درس ہی جاری نہیں ہوا بلکہ قادیان میں خواتین کے لئے درسگاہیں کھلنی شروع ہو گئیں۔ پھر ان درسگاہوں میں پڑھنے والیوں نے آگے پڑھانا شروع کر دیا۔ اس طرح قادیان میں ایک تعلیمی انقلاب آگیا۔ گھر گھر میں قرآن پاک تو پہلے بھی پڑھایا جا رہا تھا اب باقاعدہ تعلیمی کوائف جمع کیے گئے۔ بڑی عمر کی عورتوں کو بھی اردو پڑھنا اور دستخط کرنا سکھایا گیا۔ اس طرح تعلیم بالغاں کے لیے ایک ایک ممبر کے ذمے ایک ایک خاتون کو پڑھانے کا کام سونپ دیا گیا۔

میری آنکھ نے یہ منظر بھی دیکھا کہ وہ خلیفہ جو مثیل مسیح تھا اس نے ہماری الگ تنظیم بنا دی۔

میری آنکھ نے وہ منظر بھی دیکھا جب میری تنظیم کو شوریٰ میں براہ راست شرکت کی اجازت ملی۔

میری آنکھ نے وہ منظر بھی دیکھا جب ہمیں جلسہ سالانہ پر اپنے جلسہ گاہ کا انتظام خود سنبھالنے کا موقع ملنے لگا۔

ہاں ہاں! میری آنکھ نے ایک اور منظر بھی دیکھا کہ جب ہم اتنی معتبر ٹھہریں کہ مسیحیت کے گڑھ میں پہلا خانہ خدا ہمارے چندے سے بنا۔
اسی کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز ہے جس پہ دینِ مسیح نازاں
خدائے واحد کے نام پر اک اب اس میں مسجد بنائیں گے ہم
پھر اس کے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلامِ ربِ رحیم و رحماں ببانگِ بالا سنائیں گے ہم

پھر یہی نہیں اور بھی مساجد دنیا میں ہمارے چندوں سے بنیں جن سے دن رات خدائے واحد کی توحید کے نعرے لگ رہیں ہیں جو اعلان کر رہیں ہیں کہ

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

میری آنکھ اس منظر سے بھی محروم نہیں جب میری تنظیم کا جھنڈا لہرایا گیا۔

میری چشم تصور نے وہ منظر بھی دیکھا جب ایک بابرکت خاتون حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگمؓ نے یورپ میں ایک خانہ خدا کا سنگ بنیاد رکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جامعہ نصرت کے سائنس بلاک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:
”اے میری عزیز بچیو! بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے آپ پر۔ آپ نے پوری کوشش سے دنیوی علوم حاصل کرنے ہیں اور کسی سے بھی علم میں پیچھے نہیں رہنا۔ مگر آپ کی ہر کوشش کی جہت ایسی ہونی چاہیے جو آپ کو خدا کے قریب کر دے نہ کہ اس سے دور لے جانے کا موجب ہو۔ آپ کا زاویہ نگاہ درست ہونا چاہیے۔ اگر آپ کی نگاہ کے شیشے میں کوئی نقص نہ ہوگا تو آپ خدا تعالیٰ کی ہر خلق اور ہر چیز میں اس کے حسن و احسان کے جلوے دیکھ سکتی ہیں۔ کیونکہ کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَاۡنٍ ہر دن جو چڑھتا ہے اس میں ہم اپنے خدا کے نئے سے نئے جلوے دیکھ سکتے ہیں۔ آپ نے صرف خود ہی حقیقی علم و عرفان حاصل نہیں کرنا بلکہ دنیا کے بچوں کو بھی علم سکھانا ہے۔ پس بڑی ذمہ داری ہے جو آپ پر عائد ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ آپ اس ذمہ داری کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق پائیں۔ پس اپنے زاویہ نگاہ کو درست رکھتے ہوئے علم سیکھو اور بڑھ چڑھ کر سیکھو اور پھر اسے دنیا میں پھیلاؤ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے وارث بنتے چلے جاؤ“

(تاریخ احمدیت جلد 28 صفحہ 43)

ہاں ہاں میری پیاری بہنو! میری آنکھ یہ منظر دیکھ رہی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے کہ بے شمار خواتین ڈاکٹرز، نرسز، انجینئرز، آرکیٹیکٹ، سائنسدان اور اساتذہ کے طور پر ترقی کی منازل طے کر رہی ہیں۔

میری آنکھ ریسرچ سکالرز، مترجمین اور والینٹئرز کے طور پر احمدی خواتین کو گراں قدر کام کرتے دیکھ رہی ہے۔

پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرالعزیز فرماتے ہیں:
”لجنہ کی تنظیم کے قیام سے آپ کو، احمدی عورت کو اللہ تعالیٰ نے وہ مواقع میسر فرما دیے جہاں آپ اپنے علم اور تجربے سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور اپنی صلاحیتوں اور اہلیتوں کو مزید چمکا سکتی ہیں پس اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔“

(الفضل انٹرنیشنل 19/جون 2016ء صفحہ 20)

سامعات! جس طرح ایک گاڑی اس وقت تک ٹھیک نہیں چل سکتی جب تک اس کے دونوں پہیے بالکل درست نہ ہوں اور اگر خفیف سا نقص بھی کسی ایک پہیہ میں پایا جائے تو ایسی گاڑی اچھی طرح چل نہیں سکے گی۔ بعینہٖ یہی حال دنیا میں مرد و عورت کا ہے۔ جب تک یہ دونوں دنیائے عمل میں قدم بقدم اور پہلو بہ پہلو نہ چلیں ان کا ترقی کے زینہ تک پہنچنا مشکل ہے۔ بلکہ جس طرح گاڑی کے ایک طرف کا پہیہ ناقص ہو کر دوسری طرف کے پہیے کے چلنے میں بھی روک ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح اگر عورت ترقی کے میدان میں چلنے کے قابل نہ ہو تو مرد کے ترقی کرنے میں روک ہو گی۔

یہ ازلی قانون قوموں اور ملکوں اور خاندانوں میں یکساں طور پر چلتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عورت کی تعلیم و تربیت پر خاص زور دیا ہے۔ علاوہ اس کے کہ عورت مرد کے کام میں بہت سی سہولت کا باعث بن سکتی ہے۔ عورت کی گود آئندہ نسل کا گہوارہ بھی ہے۔ پس اگر عورتیں اچھی تربیت یافتہ نہ ہوں تو اولاد بھی اچھی اور قابل نہ ہو گی اور جب اولاد اچھی نہ ہوئی تو قوم پروان کس طرح چڑھے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

”حقیقت یہی ہے کہ عورتوں کی تعلیم وتربیت کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ مجھے خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ اگر پچاس فی صدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ گویا خدا تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کو تمہاری اصلاح کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ جب تک تم اپنی اصلاح نہ کر لو ہمارے مبلغ خواہ کچھ کریں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔“

(الازہار لذوات الخمار صفحہ 391)

گزری صدی کا ہر سال اور ہر ماہ اور ہر دن احمدی خواتین کی صلاحیتوں میں اضافہ کا باعث بنا ہے اور یہی بااختیاری ہمیں ہماری ذمہ داریوں کا بھی احساس دلا رہیں ہیں۔ یہ بااختیاری ہمیں باور کروا رہی ہے کہ پھل دار درخت کی شاخیں پھلوں سے لدی ہوں تو جھکی ہوتی ہیں۔ آئیں! میں بھی اور آپ بھی خدا کے حضور جھکیں۔ اس گزری صدی میں ملنی والی نعمتوں کا شکر ادا کریں اور نئی صدی میں نئے عزم اور نئی ہمت اور نئے جوش سے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

طالب دعا

(لبنیٰ زاہد۔ برطانیہ)

✡✡✡✡